بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ـ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۷ صفر ۱۳۹۰ھ ـ ۲۴ شہادت ۱۳۴۹ہش ـ ۲۴ اپریل ۱۹۷۰ء	نمبر ۹۳

اخبارِ احمدیہ

ـ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر عرصہ چار سال تک مارشیس میں فریضہ تبلیغ سرانجام دینے کے بعد مورخہ ۲۱؍ بذریعہ چناب ایکسپریس واپس مرکزِ سلسلہ میں تشریف لائے۔ کثیر تعداد میں احباب نے ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو پھولوں کے ہار پہنا کر ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر قائمقام وکیل اعلیٰ نے مکرم مولوی صاحب کی کامیاب مراجعت پر دعا کرائی۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

ـ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شیخ رشید احمد صاحب حال مقیم زیمبیا کو شادی کے گیارہ سال بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے اور اسے اپنے فضل سے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین ؎

گھانا میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی گھانا کے سربراہِ مملکت سے ملاقات

اشانٹی ریجن کے صدر مقام کماسی میں تشریف آوری اور پُرجوش و والہانہ استقبال

گھانا میں حضور کے ورودِ مسعود، استقبال اور متعدد تقاریب کے مناظر ٹیلیویژن پر دکھائے گئے

جیسا کہ قبل ازیں اطلاعات شائع ہو چکی ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے تبلیغی دَورہ کے سلسلہ میں ایک ہفتہ تک نائیجیریا کا وسیع اور نہایت درجہ کامیاب دَورہ فرمانے کے بعد ۸ ار اپریل کو گھانا کے دارالحکومت اکرا میں ورود فرما ہوئے تھے۔ اکرا کے فضائی مستقر پر گھانا کے دُور و دراز علاقوں سے آئے ہوئے ہزاروں احمدی احباب، مملکتِ گھانا کے بعض وزراء، حکومت کے اعلیٰ حکام و افسران، ملک کی نامور و ممتاز شخصیتوں اور کثیر التعداد دیگر معززین نے حضور کا نہایت پُرجوش و والہانہ استقبال کیا۔ اس موقع پر احبابِ جماعت کا (جو ہزاروں کی تعداد میں فضائی مستقر کی طرف ولولۂ عشق کے بے پناہ جذبہ کے ماتحت بے اختیار کھنچے چلے آئے تھے) جوش و خروش اور مسرت و شادمانی کا والہانہ اظہار اپنی مثال آپ تھا۔ اکرا میں حضور نے جماعت کی طرف سے تعمیر ہونے والی ایک مسجد کا اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ سنگِ بنیاد کی اس نہایت وسیع اور سنجیدہ و پُروقار تقریب میں مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندوں، مملکتِ گھانا کے وزیروں، حکومت کے اعلیٰ حکام و افسران نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حضور نے اس موقع پر اسلامی معاشرہ میں مساجد کی اہمیت اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے انکے نہایت اہم کردار پر ایک ولولہ انگیز تقریر ارشاد فرمائی۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ کیبل گرام (مرسلہ ۲۱ اپریل) کے ذریعہ جو تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے اُس میں بتایا گیا ہے کہ اکرا میں حضور ایدہ اللہ نے مملکتِ گھانا کے سربراہ سے ملاقات فرمائی بعد میں حضور اکرا سے اشانٹی ریجن کے صدر مقام کماسی تشریف لے گئے۔ کماسی اکرا سے قریباً ۱۷۰ میل جانبِ شمال واقع ہے۔ گھانا کی سائنسی اور ٹیکنیکل علوم کی مشہور و معروف یونیورسٹی کماسی میں ہی قائم ہے اور اسے ملک بھر میں ایک اہم تعلیمی اور علمی مرکز کی حیثیت حاصل ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہے۔ جماعت، کماسی اور اس کے گرد و نواح کے علاقہ میں تین سیکنڈری سکول کامیابی سے چلا رہی ہے۔ اشانٹی ریجن کی جماعتہائے احمدیہ کے پریذیڈنٹ جناب الحاج الحسن عطاء صاحب ایم۔ بی۔ ای کماسی کے ہی رہنے والے ہیں۔ آپ پاکستان کے احمدیوں میں پہلے ہی سے معروف و متعارف ہیں اس لئے کہ آپ گزشتہ سالوں میں تین دفعہ پاکستان تشریف لا کر جماعتِ احمدیہ پاکستان کے سالانہ جلسوں میں شرکت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

حضور جب اکرا سے کماسی تشریف لے گئے تو اشانٹی ریجن کی جماعتہائے احمدیہ کے مخلص و فدائی احباب نے کماسی پہنچ کر اپنے آقا ایدہ اللہ کا بہت پُرجوش اور ولولہ انگیز طریق پر استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ گھانا کے دارالحکومت میں حضور کے ورودِ مسعود، روح پرور استقبال اور دیگر تقاریب کے مناظر ٹیلیویژن پر دکھائے گئے۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کے اِس نہایت اہم تاریخی دَورہ کی غیر معمولی کامیابی اور اسکے مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور دیگر جملہ اہلِ قافلہ کو صحت و عافیت کے ساتھ اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے اور حضور کامیابی اور ظفرمندی کیساتھ بخیر و عافیت پاکستان واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین ؎

سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبروں کی پُرزور تردید

جماعتِ اسلامی کے اخبار روزنامہ "جسارت" ملتان نے اپنے ۳۰ مارچ کے شمارہ میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف ایک سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبر شائع کی تھی۔ ہم نے ۴ اپریل ۱۹۷۰ء کے الفضل میں اس کی تردید شائع کر دی تھی۔ ہمارا خیال تھا کہ شاید اِس تردید کے بعد جماعتِ احمدیہ کے خلاف جھوٹی اور بے بنیاد خبریں شائع کرنے کا یہ سلسلہ بند ہو جائے گا لیکن ہمارا یہ خیال درست ثابت نہیں ہوا کیونکہ یہ لوگ اور ان کے اخبارات جماعتِ احمدیہ کے خلاف جھوٹی خبریں گھڑ گھڑ کر انہیں ہوا دینے میں برابر مصروف ہیں۔ چنانچہ "جسارت" نے اپنے ۱۴ اپریل کے شمارہ میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف ایک اَور جھوٹی اور سراسر بے بنیاد خبر شائع کرنے کی ناروا جسارت کی ہے اور اس کے ہمنوا اخبار "نئی روشنی" کراچی نے اپنی ۱۶۔ اپریل کی اشاعت میں اِس سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبر کو شہ سرخیوں کے ساتھ صفحہ اوّل پر شائع کیا ہے۔

ہم جماعتِ احمدیہ کے خلاف، جماعتِ اسلامی کی طرف سے گھڑی اور پھیلائی جانیوالی سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبروں کے اِس ناروا سلسلہ کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ پاکستان کے باشعور، سمجھدار اور انصاف پسند شہری ایسی خبروں پر کان نہ دھرتے ہوئے جماعتِ اسلامی کے اِس جھوٹے پراپیگنڈہ کا کوئی اثر قبول نہیں کریں گے۔ ہمیں افسوس ہے کہ جماعتِ اسلامی اور اس کے اخبارات اسلام کے نام پر جھوٹ بولنے اور جھوٹ کی اشاعت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے ؎

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ؎

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ شہادت ۱۳۴۹ ہش

ایک اصلاح

راقم الحروف نے الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۷۰ء میں ایک مقالہ لکھا تھا جس میں لکھا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ قدرت میں تبدیلی کرتا ہے۔ راقم الحروف کو اعتراف ہے کہ یہ نظریہ غلط ہے۔ اس ضمن میں ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی ایک چٹھی ذیل میں درج کی جاتی ہے جس میں پوری پوری وضاحت کی گئی ہے۔ فھو ھذا۔

" مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مورخہ ۲۷ امان ۱۳۴۹ ہش کے الفضل میں آپ کا جو مقالہ قبولیتِ دعا پر شائع ہوا ہے اس میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ خدا اپنے قانونِ قدرت میں ترمیم کرتا ہے ورنہ وہ قادر مطلق نہ رہے۔

یہ نقطہ خیال اسلام اور احمدیت کی روح کے خلاف ہے غالباً آپ کو یہ احساس ہے کہ قانونِ قدرت میں تبدیلی کے بغیر خدا تعالیٰ قادر مطلق نہیں رہتا اور اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے جال میں خود ہی پھنس گیا۔ حالانکہ ایسا قانونِ قدرت بنانا جس میں ترمیم کی ضرورت ہی باقی نہ رہے خدا کے قادر مطلق ہونے کی شان کو ظاہر کرتا ہے نہ عجز کو۔ اور اس کے برخلاف ترمیم کے یہ معنے ہیں کہ قانونِ قدرت ناقص تھا جس سے ناقص قانون بنانیوالے خدا کا عجز ظاہر ہوتا ہے۔

قبولیتِ دعا کا مسئلہ خلاف قانونِ قدرت نہیں بلکہ قبولیتِ دعا خود قانونِ قدرت کے مطابق ہے۔ اس بات کا ثبوت کہ قانون نہیں بدل سکتا اور نہ اس میں ترمیم ہو سکتی ہے۔ آیاتِ قرآنیہ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا سے ملتا ہے۔

آیت واللہ غالب علیٰ امرہٖ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے احکام میں اگر چاہے تو تبدیلی کر سکتا ہے چنانچہ ایسا کرتا رہا لیکن شریعتِ محمدیہ کے اتم اور اکمل ہو جانے پر اب وہ اس میں بھی کوئی ترمیم تنسیخ نہیں کرتا۔ اور یہ امر بھی اس کی قادرانہ شان کو ظاہر کرتا ہے کہ آخری زمانہ میں اس نے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر ایسی شریعت نازل فرمائی جو آئندہ زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرتی رہے گی اور جس میں کسی قسم کی ترمیم یا تنسیخ کی ضرورت نہیں ہو گی۔

اب صرف ایک امر قضاء و قدر باقی ہے جس میں ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے جیسے پیشگوئیاں ہیں جو وعید پر مشتمل ہوں یا مشروط وعدہ پر۔ ان میں ترمیم و تنسیخ بھی قانونِ شریعت کے خلاف نہیں بلکہ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ کے مطابق ہے جو کہ خدا کا ایک قانون ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک قانونِ قدرت وہ امر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود بیان کر دیا ہو کہ یہ میرا قانون ہے ورنہ بعض جزئیات کے تتبع سے جو قانون اخذ کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ قانونِ قدرت کا اس میں حصر ہو۔ اسی بناء پر شق القمر کے*

*نوٹ: معجزہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قانونِ قدرت کے خلاف قرار نہیں دیا۔

جو غلط نظریہ آپ نے قانونِ قدرت کے متعلق اپنے مقالہ میں ترمیم کا پیش کیا ہے وہ قابلِ اصلاح ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ اپنے قلم سے اس کی اصلاح فرما دیں اور اپنی غلطی کا اعتراف کرنے میں جھجک محسوس نہ کریں۔ غلطی کا اعتراف کر لینا انسان کی شان کو گھٹاتا نہیں بلکہ اس کی اخلاقی جرأت کو ظاہر کرتا ہے۔ فقط والسلام

ناظر اصلاح و ارشاد ۳۱/۳ "

احادیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

علم اور اس کے حصول کی ترغیب

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ "

(ترمذی کتاب العلم باب الحث علیٰ تبلیغ السماع صفحہ ۹۰/۲)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ اور خوش حال رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سُنی اور آگے اسی طرح اسے پہنچایا جس طرح اس نے سُنا تھا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی گئی ہے سُننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھ سے کام لینے والے ہوتے ہیں۔

(۲)

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ " (بخاری کتاب العلم باب من یرد اللہ خیراً یفقھہ فی الدین صفحہ ۱۶)

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور اسے ترقی دینا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

قائدینِ مجالس رپورٹ کارگزاری بھجوائیں

ماہ امان (مارچ) ختم ہو چکا ہے لیکن بہت تھوڑی مجالس کی رپورٹیں مرکز میں موصول ہوئی ہیں قائدینِ مجالس کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ماہ امان (مارچ) کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل

خود خرید کر پڑھے

قرآن کریم ——— اور ——— پاکیزہ زندگی

از مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قرآن کریم ایک کامل اور جامع کتاب ہے تمام انسانی ضرورتوں کو یہ پورا کرنے والی اور ان کی تکمیل ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ کوئی رُخ اور کوئی مرحلہ ایسا نہیں جس کے بارے میں اس نے انسانوں کی راہ نمائی نہ کی ہو۔ ہر پہلو سے یہ انسان کی دستگیری کرتی اور اس کی حاجت برآری فرماتی ہے اس کے سامنے اس کی زندگی کی حقیقت بیان کرتی ہے۔ اس کا مقصد متعین کرتی ہے۔ اسے بہتر طور پر گزارنے کے طریق بتاتی ہے۔ ان طریقوں پر عمل کرنے کے فوائد اور نہ کرنے کے نقصانات سامنے رکھتی ہے۔ اور پھر اس زندگی کے بعد اگلی زندگی میں ظاہر ہونے والے اثرات و عواقب سے آگاہ کرتی ہے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو قرآن کریم کا اصل موضوع ہی گویا یہ ہے کہ انسان زندگی کس طرح گزارے۔ اور اپنے مقصدِ زیست کو کیسے حاصل کرے۔

پاکیزہ زندگی کے بارے میں قرآن کریم ہماری راہ نمائی کرتا ہے۔ اور "پاکیزہ زندگی" اور حیاتِ طیبہ کا ایک روشن اور واضح تصور ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ یہ تصور کیا ہے۔ اس کے لئے ہم سب سے پہلے اس امر کو دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم انسانی زندگی کا مقصد کیا قرار دیتا ہے۔ اگر وہ مقصد انسان کو حاصل ہو جائے۔ تو یقیناً اس کی زندگی ایک کامیاب زندگی ہے اور اس مقصد اور اس کامیاب زندگی کے حصول کے لئے جو خدائی احکام اور خدائی ہدایات ہیں انہیں ملحوظ رکھ کر زندگی گزاری جائے تو یہی زندگی ایک طیب اور پاکیزہ زندگی سمجھی جائیگی۔

زندگی کا اصل مقصد قرآن کریم نے اللہ تعالےٰ کی عبادت قرار دیا ہے۔

ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

یعنی انسان اپنے خالق و مالک خدا کا عبد بنے اور جیسا کہ عبد اور عبادت کا اصل مفہوم ہے۔ انسان اللہ تعالےٰ کے اخلاق اور اس کی صفات اور اس کے نقوش اور اس کے جلووں کو یوں اپنے اندر سموئے اور جذب کرے کہ اس دنیا میں وہ خدا کا مظہر بن جائے۔

گویا انسانی زندگی کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان خدانما اور ربانی بن جائے۔ اور ان غیر متناہی ترقیات کو حاصل کرتے ہوئے جو خدا نے اس کے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ صفاتِ خداوندی کو یوں اپنے اندر جذب کرتا چلا جائے۔ کہ اس کی مرضی سے خدا کی مرضی۔ اس کے وجود سے خدا کا وجود اور اس کی زندگی سے خدا کی زندگی نظر آنے لگ جائے۔

یہی وہ پاکیزہ زندگی اور یہی وہ حیات طیبہ ہے جس کا تصور قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ اور جس کے لئے مختلف پیرایوں میں تلقین فرماتا اور ہدایات دیتا ہے بلکہ یہ بھی کہتا ہے کہ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (نحل - ۹۸)

یعنی جو شخص بھی خواہ مرد ہو یا عورت۔ مومن ہونے کی حالت میں عمل صالح اختیار کرتا ہے۔ تو اسے ہم حیاتِ طیبہ کا وارث کریں گے۔ اور پاکیزہ زندگی گزارنے کی توفیق دیں گے۔ اور اس کے اعمال کی بہترین جزا اس کو عطا کریں گے۔

گویا مقصد زندگی متعین کرنے اور پاکیزہ زندگی کا تصور پیش کرنے کے ساتھ ہی یہ بات بھی بیان کر دی۔ کہ جو شخص قرآن کریم پر ایمان لاتا ہے۔ اس کی ہدایات اور تعلیمات کو برحق سمجھتا ہے۔ اور پھر ان کے مطابق نیک اور صالح اعمال بجا لاتا ہے۔ اسی کی زندگی ہماری نظروں میں پاکیزہ ہے۔ اور اسے ہی ہم حیاتِ طیبہ کا وارث قرار دیتے ہیں۔

ایسی زندگی بسر کرنے کے متعلق اب جہاں تک قرآنی ہدایات کا تعلق ہے۔ یہ حصہ مضمون بھی اپنے اندر بہت تفصیل اور طوالت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ درحقیقت قرآن کریم میں بیان فرمودہ تمام احکام کا تعلق اسی سے ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی ایک حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ تو وہ اتنا ہی اپنے مقصد زندگی اور پاکیزگی سے دور چلا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سو تم ہشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو"

پھر فرماتے ہیں:۔

"قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری و معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔ اگر تم خود اس سے نہ بھاگو"

پس قرآن کریم پر تدبر کرنا اور اس سے پیار کرنا اور اس کی تعلیمات سے آگاہ رہنا درحقیقت پاکیزہ زندگی کے لئے ایک عظیم الشان گُر ہے۔ جو شخص اس بات کو ملحوظ رکھتا ہے۔ وہی پاک اور طیب زندگی کو اختیار کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم نے یوں تو بہت تفصیل کے ساتھ اس غرض کے لئے ہدایات دی ہیں۔ اور ہر پہلو سے دی ہیں۔ انسان کی طبعی حالتوں کے بارے میں بھی۔ اخلاقی حالتوں کے بارے اور پھر روحانی حالتوں کے بارے میں بھی۔ اسی طرح انفرادی لحاظ سے بھی اور اجتماعی لحاظ سے بھی۔ انسان کو اپنی ذات کے بارے میں کن امور کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ وہ بھی بتا دیئے ہیں۔ اور دوسروں کے ساتھ اسے کس طرح پیش آنا چاہیئے۔ اس سے بھی اسے آگاہ کر دیا ہے۔ پھر خدا کے حقوق اس پر کیا ہیں۔ اور اس کے لئے کیا احکام و آداب ہیں۔ اور کن حالات اور کن شرائط کے ساتھ ہیں۔ یہ سب کچھ اسے بتا دیا گیا ہے تا کہ انسان اپنے ظرف اور اپنی استعداد کے مطابق ان پر عمل کر سکے۔ اور جہاں پھر وہ کوئی کمی محسوس کرے۔ وہاں اپنے خدا سے فضل کا طالب ہو کر اس کمی کو دور کرے۔

ظاہر ہے کہ یہ تمام ہدایات کس قدر تفصیلی ہو سکتی ہیں۔ اور ان سب کا بیان کرنا اس وقت کس قدر مشکل امر ہے۔ تاہم قرآن کریم نے اس غرض کے لئے ایک ایسی ہدایت بھی دی ہے۔ جو ان تمام ہدایات کا خلاصہ اور ان کا اصل مغز ہے۔ اور جسے ملحوظ رکھنے سے بلاشبہ پاکیزہ زندگی کی تمام راہیں ہموار ہو کر انسان کو منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہیں۔ اس سے مراد تقویٰ اللہ اختیار کرنے سے ہے۔ قرآن کریم نے ایک دفعہ نہیں۔ بار بار پے در پے پر حکمت تکرار کے ساتھ انسان کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس کا فلسفہ بھی یہی ہے۔ کہ یہ ہدایت درحقیقت تمام ہدایات کی کنجی اور کلید ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

تقویٰ کیا ہے؟ مختصر تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ انسان اپنے ہر کام میں خدا کی خوشنودی کو ملحوظ رکھے اور اس کی ناراضگی سے بچتا اور ڈرتا رہے۔

یہ بنیادی اور عظیم الشان کردار انسان میں درحقیقت اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب اسے الٰہیات کی یقینی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ کہ میرا ایک خدا ہے جو میرے اعمال کا نگران ہے۔ وہ مجھے دیکھتا ہے میرے حال پر نگاہ رکھتا ہے۔ میں اسے دھوکہ نہیں دے سکتا۔ اس سے چھپ نہیں سکتا۔ وہی میرا معبود اور وہی میرا خالق و مالک ہے۔ اگر اس کے حکموں پر میں عمل کروں گا۔ تو وہ مجھ سے خوش ہوگا۔ اور مجھے اپنے فضلوں کا وارث کرے گا۔ اور اگر اس کے کسی حکم کو توڑتا ہوں۔ اور اس کی خلاف ورزی کرتا ہوں۔ تو وہ مجھے پکڑے گا اور سزا دے گا۔

پس یہی تقویٰ ہے جس کی بنیاد یقین اور معرفت اور جوابدہی کے احساس پر ہے انسان کو پاکیزہ زندگی کی طرف کشاں کشاں لے جاتا ہے۔ اور پھر تمام ہدایات کی اساس اور اصل الاصول ثابت ہو کر پاکیزگی کے دوسرے محرکات کے لئے بھی انسان کو آمادہ و تیار کرتا ہے۔

تقویٰ کے اس بنیادی اور کلیدی حکم کے علاوہ پاکیزہ زندگی کے لئے قرآن کریم نے انسان کو اس بات کا احساس بھی دلایا ہے۔ کہ اسے دوسری مخلوق کے ساتھ مل کر رہنا ہے۔ جہاں اس کا تعلق اس کے خالق کے ساتھ ہے۔ وہاں خدا کی دوسری مخلوق کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے۔ اگر ایک طرف اس نے خدا کی صفات کا مظہر بننا ہے۔ تو دوسری طرف انہی صفات کا اظہار اس نے دوسری مخلوق کے ساتھ بھی کرنا ہے۔ اور جس طرح پہلے تعلق کے لئے پاکیزہ زندگی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس دوسرے تعلق کے لئے بھی پاکیزگی اور طہارت درکار ہے۔

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

پس اوّل تقویٰ اور دوم اجتماعیت کا یہ احساس۔ اور یہ دو امور ایسے ہیں (اور جن کا ایک نمایاں مظہر باجماعت نماز کا طریقہ اور دوسرا اجتماعی حج دیتی ہیں) جو اپنی تفصیلی شرائط کے ساتھ انسان کو خالق اور مخلوق سے متعلق تمام تر ذمہ داریوں کو بہتر طور پر ادا کرنے کے لئے تیار کرتے ہیں۔

اسی لئے قرآن کریم نے ایک طرف یہ

ہدایت دی کہ انسان خدا کی توحید پر ایمان لائے۔ اس کی ذات، اس کی صفات، اور اس کی اطاعت اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ اسی کے آستانہ پر جھکے۔ اسی سے مدد چاہے۔ اسی سے مانگے اسی سے استغفار کرے۔ اسی کی تعلیمات کو مانے اور اسی کے حکموں پر چلے۔ تو دوسری طرف اس نے اس بات کی بھی تلقین کی کہ پاکیزہ اور طیب زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے نفس کو اپنے جسم کو اپنی رُوح کو ظاہری اور باطنی ہر دو لحاظ سے صاف اور شفاف رکھو۔ محاسبہ کرتے رہو۔ نیکی اختیار کرو اور بدی سے بچو۔ دوسروں سے حسن سلوک کرو۔ خیر خواہی اور خندہ روئی سے پیش آؤ۔ صلہ رحمی کرو۔ غرباء کی دیکھ بھال کرو۔ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ مسافروں کا خیال رکھو۔ امانت۔ ایثار۔ تواضع۔ توکل حسنِ ظن۔ صداقت۔ شکر۔ عفو۔ صبر۔ عدل۔ احسان۔ ایفاءِ عہد۔ مہمان نوازی۔ پاک دامنی۔ غضِ بصر۔ تعاون باہمی۔ نظام کی اطاعت۔ صحبتِ صالحین اور نیکیوں میں مسابقت۔ ان سب امور کو اختیار کرو اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کرو۔

اور بخل۔ بدگمانی۔ عیب جوئی۔ تنابز بالالقاب۔ تحقیر۔ تمسخر۔ حسد۔ فضول خرچی۔ لغو امور۔ غیبت۔ تجسس۔ جھوٹ۔ خیانت۔ بدظنی۔ چوری۔ مایوسی۔ مداہنت۔ فساد۔ بغاوت بدنظری۔ زنا۔ اور اکل حرام ان سب خرابیوں سے بچو بلکہ ان کے قریب تک نہ جاؤ

ایسا کرو گے اور ان ہدایات کو ملحوظ رکھو گے تو سمجھا جائے گا کہ تم مومن ہو۔ اور ایمان کے تقاضوں کے مطابق اعمال صالحہ بجا لا کر پاکیزہ زندگی کے وارث بن رہے ہو۔

ایک اور ہدایت جو قرآن کریم نے اس غرض کے لئے بیان کی ہے۔ اور جو عملی اعتبار سے درحقیقت بنیادی اور اصولی حیثیت ہی کی حامل ہے۔ اور بہت سی ہدایات کا سرچشمہ اور منبع قرار دی جا سکتی ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی اور آپ کے نمونہ کی اقتداء ہے۔

گویا انسانوں کی سہولت اور آسانی کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک یہ ہدایت بھی دے دی ہے کہ پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے پاکوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرو۔ اور اس کی متابعت کرو۔ اس لئے کہ حقیقی طور پر پاکیزہ زندگی آپ ہی نے بسر کی ہے۔ یہی ہمارا مظہر کامل اور مظہر اتم ہے۔ آپ ہی نے اپنے مقصد کو سمجھا اور اسے حاصل کیا ہے۔ تمہیں ہماری ہدایات سمجھنے یا ان پر عمل کرنے میں مشکل محسوس ہوتی ہو تو اس پاک وجود کو دیکھ لو اور اس کے نمونہ کو اختیار کرو۔ تم بھی اس کی ظلیت میں پاکیزہ زندگی کے مالک بن جاؤ گے۔ اور خدا کی خوشنودی کو حاصل کر لو گے

پس اگر یہ اصولی اور بنیادی امور انسان کے سامنے رہیں۔ اور ان کے تفصیلی تقاضوں کو انسان ملحوظ رکھے۔ تو لازماً وہ اس پاکیزہ زندگی کا حامل ہو سکتا ہے جو خدا کے پاک بندوں کا خاصہ ہے۔ اور جس کے بغیر مقصود زندگی حاصل نہیں ہو سکتا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقوےٰ اختیار کرو۔ مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اسی کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقوےٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

خدا کرے کہ ایسا ہو اور ہم بھی اپنی زندگیوں میں خدا کے تقوےٰ کو ملحوظ رکھنے والے۔ خدا اور اس کے رسول اور اس کے پاک کلام سے سچی اور بے پناہ محبت اور اس کی متابعت کرنے والے بن جائیں۔ اور ہماری زندگیاں بھی خدا کی نظر میں پاک اور طیب زندگیاں سمجھی جائیں۔ وباللہ التوفیق۔

آمین اللھم آمین

عشرۂ اطفال کی رپورٹ

یکم اپریل سے ۱۰ اپریل تک مجالس اطفال الاحمدیہ نے عشرہ اطفال الاحمدیہ کا اہتمام کیا ہے۔ مجالس کو چاہیئے کہ اس عشرہ کی تفصیلی رپورٹ جلد از جلد مرکز میں ارسال کر دیں۔ تاکہ انعام حاصل کرنے والی مجالس کا فیصلہ ہو سکے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقف جدید کے زیر انتظام ایک ایک تبلیغی اور تربیتی مشن کے قیام میں

حصّہ لینے والے خوش قسمت اصحاب

"میں تیرے محبوں کے نفوس اور اموال میں برکت دونگا"

اللہ تعالےٰ کا کتنا احسان ہے کہ ایسے اصحاب جنہیں اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی محبت حاصل کرنے کی دھن ہے ہر زمانے میں پیدا ہوتے ہیں اور نہایت خندہ پیشانی سے اپنے اموال و نفوس میں سے ایک حصہ اس کے دین کی خدمت کے لئے وقف کرتے ہیں۔ اور پھر مستقل مزاجی سے اس فرض کو نبھاتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے ہی اصحاب کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ

"میں تیرے محبوں کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا۔

چنانچہ اس الہام کی حقانیت کا شاہد ایک زمانہ ہے

ذیل میں ایسے اصحابِ گرامی کے اسماء درج ہیں جنہوں نے اندرون پاکستان وقف جدید کے زیر انتظام ایک ایک مشن کی تبلیغی اور تربیتی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے۔ اور وہ مستقل مزاجی سے یہ ذمہ داری نبھاتے چلے آ رہے ہیں۔

۱- حضرت محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت ہیگ

۲- محترم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں ڈھاکہ

۳- جناب شیخ حکیم عبد الحمید صاحب آف گوجرانوالہ

۴- جناب ملک منور احمد صاحب جاوید گنج مغلپورہ لاہور

احباب سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا اصحاب کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ ان پر اور ان تربیتی مشنوں کے جملہ کارکنوں پر اپنے افضال کی بارش نازل فرمائے۔ اور ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عظیم الشان پروگرام بابت تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کا تقاضا ہے کہ اس عظیم الشان کام کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہم اس کے پاکیزہ مقاصد بیان فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود کو جلد پورا ہوتا دیکھ لیں۔ فرمایا۔

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں"

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کارِ خیر میں کماحقہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

جماعت احمدیہ جیکب آباد کے ایک مخلص دوست مکرم سردار خان صاحب ٹھیکیدار نے گزشتہ سال تحریک جدید میں ۱۰۰۰ روپے کا وعدہ خاص کیا تھا۔ لیکن بعد میں ان کے حالات سازگار نہ رہے۔ اس کے باوجود انہوں نے ایفاءِ عہد کے جذبہ کے تحت رقم ادا فرما دی ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ ان کے کاروبار میں غیر معمولی برکت دے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اس ماہ کے چندہ جات ازراہ کرم اسی ماہ ادا فرمائیے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

آہ! محترم قاری محمد یسین خان صاحب مرحوم

(محترم مولانا محمد منور صاحب مبلغ انچارج تنزانیہ مشن)

محترم قاری محمد یسین خان صاحب قریباً ۶۰ سال کی عمر میں لندن میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ریلوے کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد بچوں کی تعلیم کی غرض سے مرحوم لندن تشریف لے گئے تھے۔ ملازمت کا تمام عرصہ انہوں نے کینیا اور ٹانگانیکا میں گزارا تھا۔ بالخصوص ٹانگانیکا میں انہوں نے لمبا عرصہ ملازمت کی اس لئے اس علاقہ کا ان سے خاص تعلق ہے مجھے مرحوم سے تعارف کینیا ہی میں حاصل ہو گیا تھا جہاں وہ سالانہ کانفرنس کے لئے ٹبورا وغیرہ سے تشریف لاتے تھے لیکن ان کے ساتھ رہنے کا موقع یہاں دارالسلام میں ملا۔

مشرقی افریقہ کا احمدیہ مسلم مشن ۱۹۶۱ء میں تین حصوں میں تقسیم ہوا۔ اور اسی سال مجھے نیروبی سے دارالسلام آکر ٹانگانیکا مشن کا چارج لینے کا حکم ملا۔ جون کے مہینے میں جب مَیں یہاں آیا تو محترم قاری صاحب ان دنوں دارالتبلیغ میں قیام رکھتے تھے کیونکہ ان کے بچے تعلیم کی خاطر نیروبی میں تھے اور وہ خود ملازمت کی وجہ سے اکیلے دارالسلام آئے ہوئے تھے اور اس خیال سے کہ مسجد کے قریب رہ کر نماز باجماعت میں شامل ہو سکیں گے اور دوسروں کو کرایہ مکان دینے کی بجائے جماعت کی مالی امداد کرتے رہیں گے وہ دارالتبلیغ میں مقیم تھے۔ مَیں بھی چونکہ اکیلا تھا اس لئے محترم قاری صاحب کی معیت میرے لئے ذاتی اور جماعتی لحاظ سے ازحد مفید رہی۔

زہد و تقویٰ

قریباً دو برس ہم اکٹھے رہے اس عرصہ میں مجھے ان کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو بغور دیکھنے کا موقع نصیب ہوا۔ مَیں نے دیکھا کہ محترم قاری صاحب کے دل میں خدا تعالیٰ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ عبادت سے انہیں بے حد شغف تھا۔ نمازِ تہجد کے علاوہ بھی اکثر نوافل ادا کرتے رہتے تھے۔ سونے سے قبل بھی مسجد جا کر نوافل ادا کرتے۔ فجر کی نماز کے بعد پھر وضو کر کے مسجد جاتے اور نوافل ادا کرتے نماز باجماعت شروع ہونے میں دیر ہوتی تو یونہی بیٹھنے کی بجائے چند نوافل ادا کر لیتے اور بڑے سوز سے نماز پڑھتے تھے۔ مَیں نے انہیں کبھی فضول اور بے ضرورت بات کرتے نہ سُنا ہمیشہ دینی باتوں اور مذہبی مسائل میں دلچسپی لیتے اور جماعتی کتب و رسائل کے مطالعہ میں معروف رہتے۔

۱۹۶۴ء میں وہ نیروبی سے رخصت ہو کر لندن چلے گئے تھے۔ مَیں جب ربوہ میں رخصت گزار کر ۱۹۶۵ء میں دارالسلام واپس آیا تو ٹانگا شہر میں مسجد کی تعمیر کا کام سرگرمی سے شروع کیا گیا۔ ہمارے مالی وسائل محدود تھے اور خرچ زیادہ ہونے کی توقع تھی اس لئے محترم قاری صاحب کو بھی امداد کیلئے لکھا انہوں نے چار سَو شلنگ بطور عطیہ بھجوائے مَیں نے انہیں شکریہ کا خط لکھا اور لندن کی زندگی کے بعض پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں اس سے جلد پیچھا چھڑانے کی تحریک کی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہاں ان کے لئے زندگی اجیرن ہوگی۔ مرحوم نے اپنے ۱۱ اپریل ۶۵ء کے خط میں لکھا "ٹانگانیکا یا اب تنزانیا سے ہمیں خاص دلچسپی ہے۔ ٹانگا میں بھی مَیں رہا ہوں اور ٹبورا تو گویا ہمارا اپنا گھر محسوس ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید کامیابیاں دے اور ٹانگا کی مسجد اپنی شان سے مشن ہاؤس کے بعد مکمل ہو جائے۔ آمین ثم آمین۔۔۔۔ انگلینڈ کے متعلق جو آپ نے اپنے تأثرات کا اظہار فرمایا ہے مجھے اس سے مکمل اتفاق ہے اس ملک میں سب چیزیں غیر اسلامی ہیں مَیں صرف بچوں کی پڑھائی کے خیال سے یہاں آیا ہوں اور یہ کام مکمل ہو گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ خدمتِ اسلام کیلئے وقف کا ارادہ ہے۔ وباللہ التوفیق۔"

تعاون

احمدیہ مسلم مشن کی تقسیم سے پہلے سارا چندہ نیروبی مرکز میں جمع ہوتا تھا۔ مجھے جب نیروبی سے دارالسلام آنا پڑا تو میرے۔۔ سفر خرچ کے لئے رقم نہیں تھی کینیا مشن سے قرض لے کر ٹکٹ خریدا تھا۔ جب یہاں آیا تو ابھی حساب بھی بنک میں نہیں کھلوایا تھا کہ بعض رقوم کی ادائیگی کی ضرورت پیش آئی جس کے لئے یہاں کوئی گنجائش نہیں تھی۔ میرے مشیر و ساتھی محترم قاری صاحب ہی تھے مَیں نے ان سے ضروریات کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے بہت تسلی دلائی اور کہا کہ مَیں روزانہ عصر کے بعد آپ کے ہمراہ جایا کروں گا اور دوستوں کو ان کے ہاں جا کر چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلایا کریں گے اور آہستہ آہستہ مالی بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ چنانچہ متواتر تین ماہ تک مرحوم میرے ساتھ پاکستانی احباب کے گھر جا کر انہیں چندوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ دلاتے رہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری مالی حالت معمول پر آگئی اور اس کے بعد ہمیں کسی کے گھر جا کر چندہ مانگنے کی ضرورت نہ رہی۔

محترم قاری صاحب حسابات کی تیاری میں خاص مہارت رکھتے تھے اس لئے ٹانگانیکا مشن کے پہلے محاسب بھی وہی قرار پائے۔ عجیب بات یہ تھی کہ اس کام کے لئے مجھے انہیں کبھی یاد دلانا نہیں پڑا۔ مہینے کے آخر میں کسی ہفتہ یا اتوار کو جب انہیں اپنے دفتری کام سے فرصت ہوتی خود بخود رسید بُک اور رجسٹر لے کر بیٹھ جاتے اور مہینے کا حساب بڑی احتیاط اور صفائی اور صحت کے ساتھ تیار کر دیتے جسے مرکز میں بھجوا دیا جاتا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ آنریری خدمت نہیں ہے بلکہ ان کی ملازمت کا حصہ ہے۔

(باقی)

خدا کے بندے کون ہیں؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالی قربانی کرنے والوں کے متعلق فرمایا ہے:۔

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دُنیا کی املاک و جائداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیاتِ طیّبہ کا وارث ہو۔"

حضور اقدس کے ان ارشادات کے پیشِ نظر تحریکِ جدید کے ہر مجاہد کو چاہیئے کہ وہ اپنی پیشکش کا جائزہ لے۔ اگر پیشکردہ قربانی مالی حیثیت سے کم ہو تو اسے اوّلین موقع پر بڑھا کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید۔ ربوہ)

تقرر عہدیداران خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل اصحاب کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا عہدیدار مقرر کیا گیا ہے مجالس نوٹ کر لیں:۔

۱۔ نائب صدر :۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب

۲۔ مہتمم عمومی :۔ " محمد شفیق صاحب قیصر

۳۔ " صنعت و تجارت :۔ " چوہدری ناصر احمد صاحب

۴۔ " امور طلباء :۔ " صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب

(صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرا لڑکا ضیاء الدین کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور سول ہسپتال شیخوپورہ میں زیرِ علاج ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ؎

(لالی دین ٹیلر ماسٹر۔ ریلوے روڈ شیخوپورہ)

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ

انصار اللہ کی خدمت میں ایک درخواست

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل واحسان ہے کہ اس نے فی زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم ناچیز بندوں کو اکناف عالم میں اشاعت اسلام جیسے عظیم الشان کام کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اب تم خدا کو کسی اور عمل سے ایسا راضی نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ دین کی ہمدردی سے۔ سو جاگو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ اور دین کی ہمدردی کے لئے وہ قدم اٹھاؤ کہ فرشتے بھی آسمان پر جزاکم اللہ کہیں"۔

پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے مذکورہ بالا ارشاد مقدس کی روشنی میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا کرکے عند اللہ ماجور ہوں سے

"اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید کیلئے حیثیت سے کم وعدہ کرنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ

مکرم زعیم انصار اللہ ٹیکسلا تحریر فرماتے ہیں :۔

"حیثیت سے کم وعدہ لکھوانے والوں کے بارے میں جلد ایک مہم چلائی جائیگی"

خدا کرے انصار اللہ کی یہ مہم مؤثر ثابت ہو۔ ایسے دوستوں کو از خود غور کرنا چاہیئے کہ تحریک جدید کے ذریعہ اکناف عالم میں اللہ کے نور کو پھیلایا جا رہا ہے۔ جیسا کہ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے متعلق جو سب سے پہلا خطبہ ارشاد فرمایا اس میں ایک تعارفی فقرہ یوں تھا۔

"اس روحانی مہم کو تمام اکناف عالم میں چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کے القاء سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نومبر ۱۹۳۴ء سے تحریک جدید کا اجراء کیا تھا۔ اس تحریک کے ذریعہ دنیا کے بہت سے ممالک میں عیسائیت کا زبردست خوشکن اور کامیاب مقابلہ کیا جا رہا ہے"۔

(از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

ایسی بابرکت اور عالمگیر تحریک کے لئے ایک احمدی کہلانے والے کا حیثیت سے کم قربانی پیش کرنا قابل تعجب بلکہ قابل افسوس ہے۔ پس بہتر ہے کہ آپ کسی خارجی تحریک سے وعدہ اپنی حیثیت کے مطابق کرلیں۔ آپ از خود حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کے مدنظر صحیح قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ (قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سال ۱۹۶۹-۷۰ء / ۱۳۴۸-۴۹ ہش میں سو فیصدی چندہ ادا کرنیوالی مجالس کو خوشخبری

تمام مجالس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس سال اپنا بجٹ سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس کو سالانہ اجتماع پر صدر محترم اسناد خوشنودی عطا فرمائیں گے۔ تمام قائدین ابھی سے اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہفتہ وصولی مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ

سال رواں کی دوسری سہ ماہی ختم ہوا چاہتی ہے۔ تمام منتظمین کرام اور مربیان سے گزارش ہے کہ وہ ۸ اپریل سے ۲۴ اپریل ہفتہ وصولی منا کر پوری ششماہی کا بجٹ پورا کریں۔ ہر حلقہ کو اس ہفتہ میں اپنا بجٹ پورا کرکے بقایا کا داغ مٹانا چاہیئے۔

(حبیب الرحمن سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ ربوہ)

صدقہ وخیرات خدا تعالیٰ کے غضب سے بچاتے ہیں (ناظر بیت المال آمد)

سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنیوالی خواتین و ناصرات

از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ

میرے گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل مقامات سے مزید خواتین و ناصرات کی سورۂ بقرہ کی سترہ آیات یاد کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس طرح اب تک کل ۴۲۶۷ خواتین اور ۲۱۷۲ ناصرات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ہر لجنہ اپنی اپنی ناصرات میں ممبرات لجنہ کا جائزہ لے اور رپورٹ بھجوائے کہ کل کتنی کتنی تعداد ہے۔ جس میں سے کتنی خواتین اور بچیاں آیات یاد کر چکی ہیں۔ اور کتنی یاد کر رہی ہیں۔

۱	لجنہ اماء اللہ چک گوکھووال	۴ مستورات
۲	" جوہر آباد	۳ "
۳	" چک ۵۵۹ ضلع لائلپور	۱۶ "
۴	" احمد آباد چک ۵ ضلع حیدر آباد	۲ "
۵	" ننکانہ صاحب	۷ "
۶	" چک ۳۳ ج ب	۸ "
۷	" بہاول نگر	۴ "
۸	" نوکوٹ	۲ "
۹	" چک ۱۶۱ ضلع بہاولپور	۸ "
۱۰	" چک ۱۶۱ گھگا	۱۸ "
۱۱	" چانگا نگ	۱۲ "
۱۲	" دھیرو کے چک ۳۳ ۴	۵ "
۱۳	" لاہور	۱۲ "
۱۴	" حویلی مجوکہ	۱۹ "
۱۵	" مانگٹ اونچے	۴ "
۱۶	لجنہ اماء اللہ چونڈہ	۴ مستورات
۱۷	" راولپنڈی	۲۰ "
۱۸	" اسلام آباد	۲ "
۱۹	" شیخوپورہ	۱ "
۲۰	" لودھراں	۱ "
	میزان	۱۵۱ "

۱	ناصرات الاحمدیہ نوکوٹ	۱ لڑکیاں
۲	" چانگا نگ	۳ "
۳	" لاہور	۲۰ "
۴	" چونڈہ	۶ "
۵	" بشیر آباد سٹیٹ	۵ "
۶	" سرگودھا	۱۸ "
۷	" لودھراں	۱ "
	میزان	۵۴ "

لجنہ کی گزشتہ میزان ۴۱۱۶ / " موجودہ " ۱۵۱ } میزان - ۴۲۶۷

ناصرات کی گزشتہ میزان ۲۱۱۸ / " موجودہ " ۵۴ } میزان - ۲۱۷۲

لجنہ اور ناصرات کی کل میزان - ۶۴۳۹

ابھی امتحان اور بھی ہیں

بچوں کے سالانہ امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی ان کے لئے امتحانات کا ایک اور نہایت اہم سلسلہ باقی ہے۔ یہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات (ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال اور بدر اطفال) ہیں جو اس سال ۲۹ مئی کو منعقد ہوں گے۔ قائدین مجالس اور احمدی والدین کا فرض ہے کہ بچوں کو ان دینی امتحانات کی تیاری کروائیں۔ تا کہ وہ ان میں نمایاں طور پر کامیاب ہوں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صحت یاب ہونے پر خانۂ خدا کا حصہ

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں :۔

"مبلغ پچیس روپے بمد مساجد بیرون ارسال ہیں۔ یہ رقم میرے والد مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کی طرف سے ہے۔ جو انہوں نے اپنی آنکھ کے کامیاب اپریشن کے شکریہ کے طور پر دی ہے"

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص دوست کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازے آمین

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے۔" (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

حصہ آمد کے موصی احباب سے گزارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ حصہ آمد کے موصی حضرات کو چاہیئے کہ ۳۰ر اپریل ۱۹۷۰ء تک سالِ رواں کی آمد کا حصہ وصیت پورے کا پورا ادا کر کے خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

اسی طرح حصہ آمد کے جن احباب کے ذمہ سالہائے گذشتہ کے بقائے ہیں اور انہوں نے ان بقایوں کو بالاقساط ادا کرنے کی مہلت لے کر پھر بھی بے قاعدگی اور غفلت کی ہے۔ ان کا بھی یہ فرض ہے کہ سالِ رواں کا پورا حصہ آمد ادا کرنے کے ساتھ حسب وعدہ بقایوں کی واجب الادا قسط کو ۳۰ر تک ضرور ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا بقایا کسی صورت میں بھی قابل معافی نہیں ہے۔ وصیت منسوخ ہو سکتی ہے۔ لیکن ان کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار اور موصی احباب کو اپنے بقایوں کو صاف کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ بے شک یہ ایک معاہدہ ہے لیکن نیت اور ارادہ کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے معاہدوں میں جو اسی کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں کامیابی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

ایڈریس مطلوب ہے

دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مکرم چوہدری برکت علی صاحب موصی نمبر ۱۵۷۱۵ سابق سکونت گوٹھ برکت علی ڈاک خانہ کنجر ضلع حیدر آباد سندھ کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ یا موصی صاحب موصوف یہ اعلان خود پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان سے وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مرکب افسنتین!

معدہ، جگر، نفخ اور تبخیر معدہ کا حتمی علاج۔ نا رنجیب زندگی روشن کرنے میں بے نظیر گولیاں۔

قیمت ۱۰۰ گولی چار روپے

مکمل فہرست ادویات مفت منگوا کر خدمت کا موقع دیں

پیش کردہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ

میرا لڑکا دائمی اور سوکھے پن سے اس قدر لاغر اور لاعلاج ہو گیا تھا کہ ایک دن ہمیں اس کے زندہ ہونے پر شبہ ہونے لگا تھا۔ ان حالات میں اسے

بے بی ٹانک

استعمال کرائی گئی۔ بچہ بتدریج تندرست اور توانا ہوتا چلا گیا اور آج بفضلہ تعالیٰ صحت مند اور خوبصورت لڑکا ہے۔

(دکاندار مت احمد صاحب۔ دکاندار گرائی پلاٹ ربوہ)

پیکنگ /۳، ۱/۲۵۔ بچوں کے امراض کے متعلق تحفہ کا لٹریچر بالکل مفت۔ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی مرسلہ

درخواست ہائے دعا

خاکسار بی اے سال اول کا امتحان دے رہا ہے جملہ احباب کرام سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مسعود احمد خان کرہل دین پوری) اٹاوہ یوپی۔ بھارت)

۲۔ عزیزہ ناصرہ بیگم بنت حاجی محکم دین صاحب مرحوم آف چکول کچھ عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں نیز میری اپنی بچی سلیمہ منور بھی دعا کی محتاج ہے۔ احباب کرام بزرگان سلسلہ سے ہر دو بچیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے (عبدالقادر ڈار ۴/۵۵۶ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

۳۔ خاکسار کو چند مشکلات درپیش ہیں جن کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ جملہ احباب کرام سے پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرشید نعیم چک نمبر ۱۰ جب سرکشمیر روڈ۔ لاہور)

۲ —

چندہ تحریک جدید میں حصہ لینے والے احباب جماعت احمدیہ کراچی

نمبر	نام	مقام	رقم
۴۶	مکرم چوہدری منور احمد صاحب	سوسائٹی کراچی	۳۱۰ روپے
۴۷	بیگم صاحبہ 〃	〃	۱۱۰ روپے
۴۸	راحیلہ صاحبہ بنت 〃	〃	۲۲ روپے
۴۹	نعیم احمد صاحب پسر 〃	〃	۲۲ روپے
۵۰	طارق احمد صاحب پسر 〃	〃	۷۲ روپے
۵۱	امۃ الرؤف صاحبہ بنت 〃	〃	۲۲ روپے
۵۲	فاروق احمد صاحب پسر 〃	〃	۲۲ روپے
۵۳	مکرم قریشی عبدالقیوم صاحب اے سینا لائنز کراچی		۱۱۷ روپے
۵۴	مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم	سوسائٹی کراچی	۶۵ روپے
۵۵	بیگم صاحبہ 〃	〃	۴۰ روپے
۵۶	〃 عبدالوہاب صاحب	〃	۳۵ روپے
۵۷	امۃ الوہاب سلطانہ صاحبہ اہلیہ عبدالوہاب صاحب	〃	۳۵ روپے
۵۸	مکرم ٹھیکیدار محمد احمد صاحب مع اہل و عیال	〃	۶۲۱ روپے
۵۹	〃 ملک جمیل احمد صاحب	ناظم آباد کراچی	۳۰۰ روپے
۶۰	〃 ناصر احمد صاحب ظفر	〃	۶۵۰ روپے
۶۱	〃 مرزا عبدالرحمٰن صاحب	عزیز آباد کراچی	۲۶۲ روپے
۶۲	〃 غلام محی الدین صاحب	جنوبی 〃	۳۵ روپے
۶۳	〃 عبدالمجید صاحب ماڈرن موٹرز	عزیز آباد 〃	۲۵۰ روپے
۶۴	〃 سید رشید علی صاحب	جنوبی 〃	۱۷ روپے
۶۵	〃 محمد ابراہیم صاحب	〃	۱۱ روپے
۶۶	〃 رشید طارق صاحب	صدر کراچی	۱۶ روپے
۶۷	〃 وزیر علی شاہ صاحب	اے سینا لائنز	۱۰ روپے
۶۸	〃 منور احمد صاحب	لیاقت آباد	۱۱ روپے
۶۹	〃 مرزا سردار محمد صاحب	اے سینا لائنز	۶۰ روپے
۷۰	محترمہ حامدہ مبارکہ صاحبہ	ناظم آباد جنوبی	۴۲ روپے
۷۱	〃 طیبہ مبارکہ صاحبہ	〃	۱۴-۲۵ روپے
۷۲	مکرم یعقوب احمد صاحب منصور	〃	۱۰-۲۵ روپے
۷۳	مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب	صدر	۱۶۰ روپے
۷۴	جناب چوہدری غلام جیلانی صاحب	〃	۱۰ روپے
۷۵	〃 چوہدری بہادر جنگ صاحب	〃	۱۰ روپے
۷۶	〃 چوہدری عبدالرحیم صاحب	〃	۱۰ روپے
۷۷	〃 چوہدری محمد امین صاحب	〃	۱۰ روپے
۷۸	مکرم ملک ناصر احمد صاحب	رام سوامی	۲۱ روپے
۷۹	〃 اختر نصیر احمد صاحب	صدر	۲۷ روپے
۸۰	〃 چوہدری عبدالقدیر صاحب	ناظم آباد جنوبی	۱۵۱ روپے
۸۱	〃 محمد یوسف صاحب	ناظم آباد جنوبی	۱۰ روپے
۸۲	〃 عبدالستار صاحب بٹ	ناظم آباد جنوبی	۲۵ روپے
۸۳	〃 چوہدری سلطان محمود صاحب	ناظم آباد جنوبی	۱۵۰ روپے
۸۴	〃 لطیف محمد شرما صاحب مع اہلیہ صاحبہ	رام سوامی	۱۷ روپے
۸۵	مکرمہ منصورہ فریدہ دختر	رام سوامی	۱۱ روپے
۸۶	مکرم محمد سلیم صاحب	سوسائٹی کراچی	۱۶ روپے
۸۷	مکرم بشیر احمد صاحب P.O.R	منگھو کراچی	۳۲ روپے
۸۸	مکرم عبدالرشید صاحب ملک	لی مارکیٹ کراچی	۱۳ روپے
۸۹	مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب	لیاقت آباد 〃	۱۱ روپے
۹۰	مکرم حمید اللہ صاحب	لیاقت آباد 〃	۱۰ روپے
۹۱	مکرم خواجہ نسیم احمد صاحب	سوسائٹی	۱۶۰ روپے
۹۲	محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ منشی محمد حسین صاحب	ڈرگ روڈ	۵۵ روپے

(باقی)

قرآن پہلے کی طرح آج بھی ایک سچے اور مخلص مومن کیلئے ایک زندہ کتاب ہے

وہ امتِ محمدیہ کے ہر مخلص فرد کو اس کے ایمان اور اخلاص کے مطابق اپنے معارف سے حصّہ دیتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن مجید کی بے مثال ولازوال تعلیم اور دیگر کتب سماویہ پر اسکی فضیلت کے ایک خاص پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"وہ پھر موسےٰ علیہ السلام کا عصا موسےٰ کے ہاتھ میں ہی نشان دکھا سکتا تھا مگر قرآن جس طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک زندہ کتاب تھی اسیطرح آج سچے اور مخلص مومن کے لئے ایک زندہ کتاب ہے اور جس طرح وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے حقائق و معارف کی کان میں سے لاتعداد ہیرے اور جواہر پیش کرتی تھی اسیطرح وہ امت محمدیہ کے ہر مخلص فرد کو اس کے ایمان اور اخلاص کے مطابق اپنے معارف سے حصہ دیتی اور اپنے علوم سے بہرہ ور کرتی ہے کیونکہ اس کا نزول اس ہستی کی طرف سے ہے جسے غیب کا علم ہے اور جو انسان کے خیالات اور جذبات اور افکار کو جانتی ہے دنیا میں کوئی انسان خواہ اس کا تجربہ کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو تمام افراد کے تمام افکار، تمام جذبات اور تمام خیالات کا واقف نہیں ہو سکتا۔ تمام انسانوں کے جذبات افکار اور ان کے خیالات کو وہی ذات سمجھ سکتی ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور وہ قرآن کریم میں بولتی ہے اور ہر شخص اپنی ضرورت کی چیز کو اس میں سے لے جاتا ہے دنیا میں کسی کو کھدر کی ضرورت ہوتی ہے کسی کو لٹھے کی ضرورت ہوتی ہے کسی کو زربفت و کمخواب کی ضرورت ہوتی ہے کسی کو سرد یا گرم سوٹ یا ریشمی کپڑوں کی مختلف اقسام کی ضرورت ہوتی ہے جب کوئی شخص اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کپڑے خرید کر دکان سے باہر نکلتا ہے تو اس کی گٹھری میں سے ہر قسم کے کپڑے نہیں مل سکتے ہر قسم کے کپڑے صرف دکان سے ہی مل سکتے ہیں جو شہر یا گاؤں کے لوگوں کی ضرورتوں کے لئے قائم ہوتی ہے ایک عالم کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ایک کپڑا خریدنے والا۔ اور ایک بہت بڑے عالم کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ایک بہت بڑا امیر جو اپنے خاندان کی ضرورت کے مطابق دکان سے مختلف قسم کے کپڑے ایک بڑی مقدار میں خریدتا ہے تم اس امیر شخص کی گٹھڑی میں کپڑے کی بہت سی اقسام دیکھو گے۔ تم اس میں لٹھے کے تھان دیکھو گے تم زربفت و کمخواب دیکھو گے تم کوٹوں کے کپڑے دیکھو گے لیکن پھر بھی کپڑے کی بیسیوں اقسام ایسی رہ جائیں گی جو تمہیں اس گٹھڑی میں نظر نہیں آئیں گی۔ حالانکہ وہ ہزاروں روپے کا کپڑا خرید کر لایا ہوگا۔ اسیطرح جو شخص قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس کا علم خواہ کتنا تھوڑا ہو وہ اگر قرآن کریم کے ساتھ موانست رکھتا ہے تو اس کا دماغ اپنی ضرورت کے مطابق قرآن کریم سے چیزیں لے لیتا ہے کیونکہ قرآن کریم کی مثال دنیا کی سی ہے جس کے جنگلوں میں تم جاتے ہو اور اپنی ضرورت کے مطابق کوئی نہ کوئی درخت کاٹ لاتے ہو۔ لیکن اس کے اندر پائے جانے والی دھاتوں کی اصلیت تمہیں معلوم نہیں ہوتی۔ اسیطرح قرآنی علوم کو سمجھنے والے افراد قرآن کے سمجھنے میں دوسروں کے ممد تو ہو سکتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کے قائمقام نہیں ہو سکتے قرآن کریم کا قائم مقام قرآن کریم ہی ہے بڑے سے بڑا مفسر بلکہ ایک نبی بھی اس کا مؤید معین اور ناصر تو ہے اس کا قائم مقام نہیں۔ حتیٰ کہ وہ وجود جو خود قرآن لے کر آیا یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ بھی اس کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ وہ ذہین ترین لیڈیم پائی جاتی ہے جس سے عجیب بنتا ہے وہ ساری چیزوں کو نہیں جانتی وہ ماں بھی بچے کو پوری طرح نہیں جانتی جس نے نو ماہ تک بچے کو پیٹ میں رکھا ہو مگر قرآن قرآن ہی ہے۔ اور انسان ہی ہے جو ہر ضرورت ہر جذبہ اور ہر فکر کی تبدیلی پر قرآن اپنے پڑھنے والے کے لئے ایک نیا روپ بدلتا ہے وہ ہر شاگرد کے لئے نیا روپ بدلتا ہے وہ ہر شخص کے لئے نیا دروازہ کھولتا ہے جو اسے حاصل کرنا چاہتا ہے"۔

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۳۱۷ ، ۳۱۸)

محترم الحاج مرزا معظم بیگ صاحب آف کوئٹہ وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم الحاج مرزا معظم بیگ صاحب آف کوئٹہ سابق افسر دار الضیافت ربوہ ۲۱ اپریل ۱۹۷۰ء بروز منگل صبح ۷ بجے فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال راولپنڈی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

جنازہ اسی روز رات دو بجے بذریعہ ایمبولینس کار راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دار القضاء نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دیگر احباب کے علاوہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے بھی جنازہ کو کندھا دیا۔ مرحوم کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب صدر مجلس کارپردازان نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت میں ۱۹۱۲ء میں جب کہ آپ کی عمر ۱۲ سال تھی بغرض تعلیم قادیان آگئے اور میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد اولاً صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ملازمت اختیار کی پھر سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں ۲۰ سال گلگت میں رہے۔ ریٹائر ہونے کے بعد پانچ سال تک بطور افسر دار الضیافت ربوہ خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ اس سال آپ اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور چھوٹی صاحبزادی کے ہمراہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے اور مکہ معظمہ میں ساڑھے چار ماہ مقیم رہے وہاں سے واپس آنے کے بعد سے آپ اپنے دو بیٹوں مرزا مبارک بیگ اور مرزا مظفر بیگ کے پاس راولپنڈی میں تھے بیماری کے دوران آپ کے چھوٹے فرزند ڈاکٹر مرزا امین بیگ لندن سے اور دوسرے فرزند مرزا منور بیگ کوئٹہ سے راولپنڈی پہنچ گئے تھے ایک فرزند جو مکہ معظمہ میں مقیم ہیں نہ پہنچ سکے

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خدا تعالےٰ کے راضی کرنے کے لئے نہایت اقرب طریق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک مخلص اور فدائی خادم حضرت سیٹھ غلام نبی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام ایک مکتوب گرامی محررہ ۲ اپریل ۱۹۰۵ء میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"یہ تو شکر کی بات ہے کہ اپنے سلسلہ کی تائید میں آپ ہمیشہ اپنے مال سے مدد دیتے رہتے ہیں اس ضرورت کے وقت یہ ایسا کام ہے کہ میرے خیال میں خدا تعالےٰ کے راضی کرنے کے لئے نہایت اقرب طریق ہے سو شکر کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو توفیق دے رکھی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ہمیشہ آپ اس راہ میں سرگرم ہیں"۔ (ماہنامہ الفرقان) اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کا حاصل کرنے کیلئے قرب الٰہی کے حصول کے اس نہایت اقرب طریق کو اپناتے ہوئے ہر مخلص احمدی اس کے فضل سے اس کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کرتا ہے۔ اور پھر اس پر اسی کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اسے اس کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ ان حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ شہادت/اپریل کو ختم ہو رہا ہے ازراہ کرم اس امر کا جائزہ لیں۔ کہ لازمی چندہ جات کا کوئی بقایا واجب الادا تو نہیں!

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

عزیزہ کشور احمد ملک عثمانی بنت محمد حسن نامبار عرصہ سے زیادہ بیمار ہے۔ اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب کرام دعا فرما کر ممنون فرماویں
مرزا محمد حسین چیف سیکرٹری۔ بیت الحفیظ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴